گاؤں پنچایت

قلت — قومی شاہراہ بند ہونے سے کشمیر میں ضروریاتِ زندگی کی چیزوں کی قلت ہوجاتی ہیں۔

وسائل — میں جانتا ہوں کہ تمہاری آمدنی کے وسائل محدود ہیں۔

خریف — خریف کی فصل آتے ہی کسانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

ربیع — ژالہ باری سے ربیع کی فصل تباہ ہوکر رہ گئی ہے۔

رضا کار — ہمارے محلے کے رضا کار خلوصِ دل سے ضرورت مندوں کی مدد کے لئے پیش پیش رہتے ہیں۔

نگرانی — استاد کی نگرانی میں بچے بھیگی بلی بن کر رہتے ہیں۔

دست کاری — دستکاری کو بڑھاوا دینا چاہئیے۔

نمبر ۱۔ انگریزی حکومت سے پہلے ہمارے ملک میں گاؤں کا انتظام گاؤں والے خود کرتے تھے۔ وہ لوگ گاؤں کی حفاظت، صفائی، کھیتی باڑی اور تعلیم کا انتظام خود کرتے تھے۔ اس طرح گاؤں کا سارا کام احسن طریقے سے انجام پاتا تھا۔

نمبر ۲۔ انگریزوں نے اپنے دورِ حکومت میں گاؤں کا سارا انتظام اپنے ذمے لیا تھا لیکن آزادی کے بعد ہماری سرکار نے گاؤں کی طرف خاص دھیان دیا۔ ریاستوں میں پنچایت راج قانون بنایا گیا، جس سے گاؤں والوں کو گاؤں کا انتظام خود چلانے کا اختیار مل گیا۔

نمبر ۳۔ پنچایت راج قانون کے مطابق ہر اس گاؤں میں گاؤں سبھا بنائی جاتی ہے جس کی آبادی ڈھائی سو یا اس سے زیادہ ہو۔ اس سبھا کی ہر سال دو بیٹھکیں ہوتی ہیں۔ ایک خریف اور ایک ربیع میں۔ خریف میں گاؤں سبھا آنے والے سال کا بجٹ منظور کرتی ہے اور ربیع کی بیٹھک میں گزرے ہوئے سال کے حساب کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔

نمبر ۴۔ گاؤں پنچایت گاؤں سبھا کی نگرانی میں گاؤں کا انتظام خود کرتی ہے۔ اس کا خاص کام گاؤں میں اسکول، کتب خانے، ریڈنگ روم کھولنا، علاج و معالجہ اور صفائی کا انتظام کرنا، درخت لگوانا اور گاؤں کی حفاظت کے لئے رضا کار بنانا ہے۔

نمبر ۵۔ گاؤں پنچایت سے گاؤں والوں کو بہت فائدے ملتے ہیں۔ اس کی بدولت چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے تھانے یا کچہری نہیں جانا پڑتا ہے۔ کوئی بھی جھگڑا ہو، لین دین ہو، سنچائی ہو یا مار پیٹ کا معاملہ ہو، پنچایت گاؤں میں ہی سارے معاملے نپٹا دیتی ہے اور وکیل کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی ہے۔ پنچ چونکہ گاؤں کے ہی ہوتے ہیں اس

لئے وہ ہر کیس کی تہہ تک پہنچ کر انصاف پر مبنی فیصلہ سناتے ہیں۔ یوں لوگوں کا پیسہ بھی بچ جاتا ہے اور وقت بھی۔

نمبر٦۔ گاندھی جی کی تمنا تھی کہ گاؤں کا انتظام گاؤں والوں کے ہاتھ میں آجائے تا کہ گاؤں والے صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں۔ اس لئے پنچایتی راج کے رائج ہونے سے ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ اب اُن کی خواہش کے مطابق پنچایتیں اپنا کام چلا رہی ہیں۔